روزنامہ
ٹیلی فون نمبر: 213029
C.P.L 29
الفضل
ایڈیٹر: عبدالسمیع خان
Web:http://www.alfazal.com
Email:editor@alfazal.com

منگل 22 فروری 2005ء 12 محرم 1426 ہجری 22 تبلیغ 1384 ہش جلد 55-90 نمبر 40

جس کا خاوند خوش ہو

حضرت ام سلمہؓ بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

جو عورت اس حالت میں فوت ہوئی کہ اس کا خاوند اس سے خوش اور راضی ہے تو وہ جنت میں جائے گی۔

(جامع ترمذی کتاب الرضاع باب حق الزوج حدیث نمبر :1081)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

ہر شخص کو ہر روز اپنا مطالعہ کرنا چاہئے کہ وہ کہاں تک ان امور کی پروا کرتا ہے اور کہاں تک وہ اپنے بھائیوں سے ہمدردی اور سلوک کرتا ہے۔ اس کا بڑا بھاری مطالبہ انسان کے ذمہ ہے۔ حدیث صحیح میں آیا ہے کہ قیامت کے روز خدا تعالیٰ کہے گا کہ میں بھوکا تھا تم نے مجھے کھانا نہ کھلایا۔ میں پیاسا تھا اور تو نے مجھے پانی نہ دیا۔ میں بیمار تھا۔ تم نے میری عیادت نہ کی۔ جن لوگوں سے یہ سوال ہوگا وہ کہیں گے کہ اے ہمارے رب تو کب بھوکا تھا جو ہم نے کھانا نہ دیا۔ تو کب پیاسا تھا جو پانی نہ دیا اور تو کب بیمار تھا جو تیری عیادت نہ کی۔ پھر خدا تعالیٰ فرمائے گا کہ میرا فلاں بندہ جو ہے وہ ان باتوں کا محتاج تھا مگر تم نے اس کی کوئی ہمدردی نہ کی۔ اس کی ہمدردی میری ہی ہمدردی تھی۔ ایسا ہی ایک اور جماعت کو کہے گا کہ شاباش! تم نے میری ہمدردی کی۔ میں بھوکا تھا۔ تم نے مجھے کھانا کھلایا۔ میں پیاسا تھا تم نے مجھے پانی پلایا وغیرہ۔ وہ جماعت عرض کرے گی کہ اے ہمارے خدا ہم نے کب تیرے ساتھ ایسا کیا؟ تب اللہ تعالیٰ جواب دے گا کہ میرے فلاں بندہ کے ساتھ جو تم نے ہمدردی کی وہ میری ہی ہمدردی تھی۔ دراصل خدا تعالیٰ کی مخلوق کے ساتھ ہمدردی کرنا بہت ہی بڑی بات ہے اور خدا تعالیٰ اس کو بہت پسند کرتا ہے۔ اس سے بڑھ کر اور کیا ہوگا کہ وہ اس سے اپنی ہمدردی ظاہر کرتا ہے۔ عام طور پر دنیا میں بھی ایسا ہی ہوتا ہے کہ اگر کسی شخص کا خادم کسی اس کے دوست کے پاس جاوے اور وہ شخص اس کی خبر بھی نہ لے تو کیا وہ آقا جس کا کہ وہ خادم ہے اس اپنے دوست سے خوش ہوگا؟ کبھی نہیں؛ حالانکہ اس کو تو کوئی تکلیف اس نے نہیں دی، مگر نہیں۔ اس نوکر کی خدمت اور اس کے ساتھ حسن سلوک گویا مالک کے ساتھ حسن سلوک ہے۔ خدا تعالیٰ کو بھی اس طرح پر اس بات کی چڑ ہے کہ کوئی اس کی مخلوق سے سرد مہری برتے۔ کیونکہ اس کو اپنی مخلوق بہت پیاری ہے۔ پس جو شخص خدا تعالیٰ کی مخلوق کے ساتھ ہمدردی کرتا ہے وہ گویا اپنے خدا کو راضی کرتا ہے۔

غرض اخلاق ہی ساری ترقیات کا زینہ ہے۔ میری دانست میں یہی پہلو حقوق العباد کا ہے جو حقوق اللہ کے پہلو کو تقویت دیتا ہے۔ جو شخص نوع انسان کے ساتھ اخلاق سے پیش آتا ہے۔ خدا تعالیٰ اس کے ایمان کو ضائع نہیں کرتا۔ جب انسان خدا تعالیٰ کی رضا کے لئے ایک کام کرتا ہے اور اپنے ضعیف بھائی کی ہمدردی کرتا ہے تو اس اخلاص سے اس کا ایمان قوی ہو جاتا ہے۔ مگر یہ یاد رکھنا چاہئے کہ نمائش اور نمود کے لئے جو اخلاق برتے جائیں وہ اخلاق خدا تعالیٰ کے لئے نہیں ہوتے اور ان میں اخلاص کے نہ ہونے کی وجہ سے کچھ فائدہ نہیں ہوتا۔ اس طرح پر تو بہت سے لوگ سرائیں وغیرہ بنا دیتے ہیں۔ ان کی اصل غرض شہرت ہوتی ہے اور اگر انسان خدا تعالیٰ کے لئے کوئی فعل کرے تو خواہ وہ کتنا ہی چھوٹا کیوں نہ ہو۔ اللہ تعالیٰ اسے ضائع نہیں کرتا اور اس کا بدلہ دیتا ہے۔ میں نے تذکرۃ الاولیاء میں پڑھا ہے کہ ایک ولی اللہ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ بارش ہوئی اور کئی روز تک رہی۔ ان بارش کے دنوں میں میں نے دیکھا کہ ایک اسّی برس کا بوڑھا گبر ہے جو کوٹھے پر چڑیوں کے لئے دانے ڈال رہا ہے۔ میں نے اس خیال سے کہ کافر کے اعمال حبط ہو جاتے ہیں اس سے کہا کہ کیا تیرے اس عمل سے تجھے کچھ ثواب ہوگا؟ اس گبر نے جواب دیا کہ ہاں ضرور ہوگا۔ پھر وہی ولی اللہ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ جو میں حج کو گیا تو دیکھا کہ وہی گبر طواف کر رہا ہے۔ اس گبر نے مجھے پہچان لیا اور کہا کہ دیکھو ان دانوں کا مجھے ثواب مل گیا یا نہیں؟ یعنی وہی دانے میرے اسلام تک لانے کا موجب ہو گئے۔

(ملفوظات جلد چہارم ص 215)

یتامیٰ کی خبرگیری

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت میں یتامیٰ کی خبرگیری کا بڑا اچھا انتظام موجود ہے۔ مرکزی طور پر بھی انتظام جاری ہے گو اس کا نام یکصد یتامیٰ کی تحریک ہے لیکن اس کے تحت سینکڑوں یتامیٰ بالغ ہو کر پڑھائی مکمل کر کے کام پر لگ جانے تک ان کو پوری طرح سنبھالا گیا۔ اسی طرح لڑکیوں کی شادی تک کے اخراجات پورے کئے جاتے رہے اور کئے جا رہے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت اس میں دل کھول کر امداد کرتی ہے۔ (الفضل 19 نومبر 2004ء)

احمدی طلباء و طالبات کے اہم امور

آئندہ چند ماہ میں میٹرک، انٹرمیڈیٹ، O اور A لیول کے امتحانات منعقد ہوں گے۔ سیکرٹریان تعلیم اس سلسلہ میں فرداً فرداً سب طلباء و طالبات سے انفرادی رابطہ کریں اور ساتھ کے ساتھ ان کی پڑھائی کا جائزہ لیتے رہیں۔ احباب جماعت تمام طلباء و طالبات کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔

☆ وہ تمام احمدی طلباء و طالبات جو پاکستان کے کسی بھی ادارہ سے پی ایچ ڈی کر رہے ہیں۔ وہ مندرجہ ذیل معلومات نظارت تعلیم کو ارسال کریں۔

1۔ نام طالب علم 2۔ مکمل ایڈریس 3۔ مضمون جس میں پی ایچ ڈی کر رہے ہیں۔ 4۔ ادارہ کا نام 5۔ متفرق امور جس میں E-mail بھی شامل ہو۔

☆ سیکرٹریان تعلیم سے گزارش ہے کہ وہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا خطبہ جمعہ فرمودہ 5 دسمبر 2003ء کی روشنی میں مرکزی ہدایات کے مطابق اپنا کام جاری رکھیں۔

☆ اعلیٰ تعلیم کے لئے ہائر ایجوکیشن کمیشن کی طرف سے متعدد اعلانات اخبارات میں شائع ہو رہے ہیں۔ ان اعلانات کو سیکرٹریان تعلیم طلباء و طالبات تک پہنچانے کا انتظام کریں۔

نظارت تعلیم صدر انجمن احمدیہ ربوہ 35460 پاکستان
فون نمبر: 04524-212473
ntaleem@fsd.paknet.com.pk

گہوارۂ علوم

یہ درس گاہ مقصدِ مہدی کی جان ہے
اس دور پُر فتن میں یہ دارالامان ہے
یہ ہے وکیل و ترجماں دور جدید کی
لاریب نظم نو کی یہ ابلغ زبان ہے
مکتب نہیں آئینہ ہے آئندہ دور کا
یہ اختر تابندہ ہے تابندہ دور کا

خوشبو کوئی رچی ہوئی اس کی ہوا میں ہے
جنت کا اک سرور سا اس کی فضا میں ہے
ہے نور آسماں کا یہ مہبط بنا ہوا
توحید کی ضیا فقط اس کی ضیا میں ہے
دانش کدہ یہ وہ جہاں درس جنوں بھی ہے
یاں اضطراب عشق میں ملتا سکوں بھی ہے

یہ تشنگانِ دیں کو ہے سیراب کر رہا
ظلمت کدوں کو صورت مہتاب کر رہا
نوعِ بشر کا جوڑتا رشتہ خدا سے ہے
ایمان و دیں کے تازہ ہے آداب کر رہا
ویراں دلوں کو کرتا ہے آباد رات دن
خدمت میں محو رہتا ہے ہفتے کے سات دن

متلاشیان علم کا داعی یہی تو ہے
ہاں انقلاب دہر کا داعی یہی تو ہے
اصلاح خلق پر ہے یہ باندھے ہوئے کمر
تنفیذ نظم نو کا اب ساعی یہی تو ہے
یہ ہے امام وقت کی آواز انقلاب
یہ ساز انقلاب ہے، یہ ساز انقلاب

اقوام شرق و غرب کا استاد ہے یہی
زاغ و زغن کی فوج کا صیاد ہے یہی
اُتر دکن میں اس کا آوازہ ہوا بلند
ہاں گنبد آفاق میں مناد ہے یہی
میدان تربیت میں اجالا اسی سے ہے
دین خدا کا بول اب بالا اسی سے ہے
آیا ہے یہ محاذ پر تازہ ترنگ سے
شیطاں ہے پسپا ہو رہا میدان جنگ سے
ہتھیار اس کا اول و آخر دعا ہے بس
لڑتا نہیں کبھی بھی یہ تیر و تفنگ سے
قبضہ دلوں پہ کر رہا برہاں کے زور سے
دنیا پہ چھا رہا ہے یہ قرآں کے زور سے

آتا ہے یاں جو خواہش علم و عمل لئے
تو لوٹتا ہے جھولی میں صدہا کنول لئے
کلر زمیں کی آ ذرا زرخیزیاں تو دیکھ!
اگتے نہال دیں کے ہیں کیا پھول پھل لئے
بھرتا طلب کنندہ کا ہے دامن مراد
تیغ قلم کا ہے یہ سکھاتا عجب جہاد

پلتی ہے اس میں فوج وہ چابک ہے جو بڑی
ایماں کے اسلحہ سے ہے جو لیس ہر گھڑی
ہٹتی نہیں ہے پیچھے میدان دلیل سے
آ جائیں آزمائشیں خواہ کس قدر کڑی
لڑتی ہے یہ سپاہ محبت کی تیغ سے
کرتی ہے دل میں راہ محبت کی تیغ سے

مہدی کی یادگار یہ، جان جہاں ہے یہ
منزل نما یہ کیوں نہ ہو جب کہکشاں ہے یہ
سیراب اس سے ہو رہے دنیا کے کل سراب
جنت کی گویا آب جو ہر دم رواں ہے یہ
چشمہ مسیح پاک کا آب حیات بھی
کفارہ کا یہ توڑ ہے راہ نجات بھی

ہیں ٹوٹتے دلوں کے صنم اس کے سامنے
ہر فلسفے کا سر ہوا خم اس کے سامنے
پنہاں دعا میں اس کی ہے فتح و ظفر کا راز
کچھ بھی نہیں ہیں دارا و جَم اس کے سامنے

گہوارۂ علوم ادارہ یہی تو ہے
تقدیر شرق و غرب کا تارہ یہی تو ہے

عبدالسلام اسلام

پبلشر آغا سیف اللہ، پرنٹر سلطان احمد ڈوگر مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے پچاس پیسے

جنت نظیر معاشرے کے قیام کے لئے

رشتہ ناطہ اور شادی بیاہ سے متعلق زریں اصول اور اہم نصائح

قسط دوم آخر

ملک سعید احمد رشید صاحب

حق مہر

مہر بھی بعض دفعہ لوگ بہت زیادہ اپنی حیثیت سے بڑھ کر لکھا دیتے ہیں اور پھر بعد میں ادا نہیں کرتے۔ حالانکہ یہ عورت کا حق ہے اور اسے جتنا جلد ہوسکے ادا کر دینا چاہئے۔ یہ کسی طرح بھی معاف نہیں ہے بلکہ مرد پر قرض ہے اور جو قرض ادا کئے بغیر فوت ہو جائے آنحضورؐ اس کا جنازہ نہیں پڑھتے تھے۔

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں:۔

اسی طرح مہر ہے لوگ اپنی حیثیت سے بہت بڑھ کر مہر باندھتے ہیں بلکہ ہمارے ملک میں تو لاکھوں تک بھی مہر باندھے جاتے ہیں مگر وہ مہر صرف باندھے ہی جاتے ہیں ان کے ادا کرنے کی کوئی نیت نہیں ہوتی۔

(-) نے مہر کے ذریعہ عورت کا حق مقرر کیا ہے اور وہ خاوند کی حیثیت کے مطابق رکھا ہے مگر لوگ اتنا مہر باندھتے ہیں کہ بعض اوقات خاوند کی ساری کی ساری جائیداد دے کر بھی وہ مہر پورا نہیں ہوتا اور اس طرح مقدمات ہوتے ہیں۔

(خطبات محمود جلد سوم ص 474,473)

نیز فرمایا:۔

مہر شریعت کے مطابق ضرور رکھو اور اتنا رکھو جو خاوند کو تکلیف میں نہ ڈالے۔ اس کے بعد اس کی مرضی پر چھوڑ دو کہ بطور تحفہ جو کچھ مناسب سمجھے خواہ زیور اور کپڑے ہزاروں لاکھوں کے لے آئے اور خواہ ایک پیسہ کے بھی نہ لائے۔ (خطبات محمود جلد سوم ص 277)

جہیز اور بری

جہیز اور بری اور اس کے مطالبے کے بارہ میں حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں:۔

جہیز کا مطالبہ ناجائز ہے۔

(الفضل 17 فروری 1921ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے اپنے ایک خطبہ جمعہ 17 جنوری 2003ء میں ایک دکھی بچی کا خط سنایا کہ میرے ماں باپ غریب تھے، زیادہ جہیز نہ دے سکے جس کی وجہ سے ہر وقت سسرال سے طعنے ملتے رہتے ہیں اس پر حضور نے فرمایا:۔

میری احباب جماعت کو نصیحت ہے کہ اول تو جہیز کو بہت اہمیت نہ دیں۔ لڑکی اچھی صورت اچھی سیرت کی ہو اس کے بعد جہیز کا مطالبہ کرنا بالکل ناجائز ہے۔ آنحضرتؐ کی سنت پر عمل کریں کہ کس طرح سادہ کپڑوں میں آپؐ نے اپنی بیٹی کو رخصت کیا تھا۔

(الفضل انٹرنیشنل 24 جنوری 2003ء)

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں:۔

اس میں شبہ نہیں کہ جہیز اور بری کی رسوم بہت بُری ہیں اس لئے جتنی جلدی ممکن ہو اس کی اصلاح کی کوشش کرنی چاہئے ...... ایسی وباء اور مصیبت جو گھروں کو تباہ کر دیتی ہے اس قابل ہے کہ اسے فی الفور مٹا دیا جائے ......عام طور پر اپنی مالی حالت کو دیکھا نہیں جاتا۔ پس اس میں کوئی شبہ نہیں کہ نہ صرف جہیز بلکہ بَری بھی بُری چیز ہے۔ اپنی استطاعت کے مطابق جہیز دینا تو پھر بھی ثابت ہے لیکن بری کا اس رنگ میں جیسے کہ اب مروج ہے مجھے اب تک کوئی حوالہ نہیں ملا۔

(الاذ ھار لذوات الخمار ص 248)

اسی طرح ایک موقع پر فرمایا:۔

شادی اللہ تعالیٰ کے قانون اور انسانی فطرت میں داخل ہے اسے بدلا نہیں جا سکتا لیکن اس میں بعض دفعہ ایسی غیر معقول باتیں کرتے ہیں اور ایسی لغو شرطیں لگا دیتے ہیں کہ حیرت آتی ہے مثلاً بعض لوگ جہیز کی شرطیں لگاتے ہیں کہ اتنا سامان ہو تو ہم شادی کریں گے یہ سب لغو ہیں ...... بھلا اس سے زیادہ اور کیا ذلیل کن بات ہوسکتی ہے کہ لڑکیوں کے چارپایوں کی طرح سودے کئے جائیں۔ اور منڈی میں رکھ کر ان کی قیمت بڑھائی جائے۔

پس ہماری جماعت کو ایسی شنیع حرکات سے بچنا چاہئے اور عہد کرنا چاہئے کہ ایسی شادی میں کبھی شامل نہ ہوں گے خواہ سگے بھائی یا بہن کی ہی ہو۔

(الفضل 8/ اپریل 1947ء)

اسی طرح بعض اور رسمیں ہیں مثلاً دودھ پلائی، جوتی چھپائی اور پیسے لینا، نوٹوں کے ہار، سربالا بنانا، پیسے پھینکنا، آئینہ دکھانا اور پیسے لینا۔ اسی طرح مہندی اور شادی کے موقع پر ناچ گانے وغیرہ۔

حضرت مصلح موعود نے قادیان میں ایک گھرانے میں شادی کے موقعہ پر ناچ گانے کی شکایت پر اپنی ناراضگی کا اظہار یوں فرمایا:۔

جو دوست یہاں بیٹھے ہوئے جب اپنے اپنے گھروں میں جائیں تو اپنے بیوی بچوں کو اچھی طرح سمجھا دیں کہ آئندہ کسی گھر میں ایسا طریق اختیار کیا گیا تو جماعت کے مردوں اور عورتوں کو ہدایت کر دی جائے گی کہ وہ ایسے لوگوں کی شادیوں میں شریک نہ ہوا کریں۔

آخر سوائے اس کے اس گناہ کو دور کرنے کا اور کیا علاج ہوسکتا ہے کہ اعلان کر دیا جائے کہ ان لوگوں کی شادی پر ہماری جماعت کا کوئی فرد شامل نہ ہو۔ وہ میراثیوں اور چوڑھیوں کو بلالیں اور یا پھر ایکٹرسوں کو بلالیں کیونکہ ایسے لوگوں کے گھروں میں وہی جاسکتی ہیں کوئی اور نہیں جاسکتا۔

(الفضل قادیان 20 جنوری 1945ء ص 3)

لغویات سے پاک اور پاکیزہ گانے، ڈھولک جسے خود بجایا جائے، شگفتہ اور بے حیائی سے پاک مذاق، لطائف، پیار کی باتیں جائز ہیں۔

بدرسوم کے بارہ میں ہماری پاکیزہ تعلیم ایسی ہے کہ جنت نظیر معاشرہ تشکیل دینے میں کوئی مشکل پیش نہیں آسکتی۔ اگر ہم سب یہ عہد کریں کہ حضرت اقدس مسیح موعود اور خلفاء کی نصائح اور ہدایات پر کماحقہ عمل کریں گے۔ خصوصاً ہماری مستورات اگر اس میدان میں آگے آئیں تو پھر کوئی مسئلہ ہی نہیں کہ یہ رسومات اور بدعات ہمارے اندر سے ختم نہ ہوسکیں کیونکہ ان میں عورتوں کا زیادہ حصہ ہوتا ہے اور عورتیں مردوں کی پیش نہیں جانے دیتیں۔ وہ بے چارے بے بس ہو جاتے ہیں جیسا کہ حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں:۔

پھر کئی قسم کی رسمیں اور بدعتیں ہیں جن کے کرنے کے لئے عورتیں مردوں کو مجبور کرتی ہیں اور کہتی ہیں اگر اس طرح نہ کیا گیا تو باپ دادا کی ناک کٹ جائے گی گویا وہ باپ دادا کی رسموں کو چھوڑنا تو پسند نہیں کرتیں۔ کہتیں ہیں اگر ہم نے رسمیں نہ کیں تو محلّہ والے نام رکھیں گے۔ لیکن اگر خدا تعالیٰ ان کا نام رکھے تو اس کی انہیں پرواہ نہیں ہوتی۔ محلّہ والوں کی انہیں بڑی فکر ہوتی ہے لیکن خدا تعالیٰ انہیں کافر اور فاسق قرار دے دے تو اس کا کچھ خیال نہیں ہوتا۔ کہتی ہیں یہ ورتاوا ہے اسے ہم چھوڑ نہیں سکتیں حالانکہ قائم خدا تعالیٰ کا ہی ورتاوا رہے گا۔ باقی سب کچھ یہیں رہ جائے گا اور انسان اگلے جہان چلا جائے گا۔

(الازھار لذوات الخمار ص 38)

بدرسوم والی تقریبات اور شادیوں میں رویہ

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع فرماتے ہیں:۔

اگر کوئی احمدی خاندان بدرسوم سے چمٹنے پر اصرار کرے گا تو پھر اس بات کے لئے ذہنی طور پر اسے تیار رہنا چاہئے کہ احتجاجاً کم ازکم جماعت کے ذمہ دار احباب اور عہدیدار وغیرہ اجازت لے کر اس تقریب سے الگ ہو جائیں۔ مراد یہ نہیں کہ وہاں کوئی ہنگامہ کھڑا کر کے الگ ہوں بلکہ دلی معذرت کے ساتھ علیحدگی میں اپنی مجبوری پیش کر کے اجازت لینی شروع کر دیں لیکن اس کے متعلق پہلے بتانا ضروری ہے کہ اگر باز نہ آئے تو پھر ایسا ہوگا۔

(رپورٹ سٹینڈنگ کمیٹی بابت رسومات شادی بیاہ اور خلیفۃ المسیح الرابع کی پُر معارف ہدایات ص 11)

حضرت اقدس مسیح موعود کا پیغام

حضرت اقدس فرماتے ہیں:۔

میں دیکھتا ہوں کہ ہمارے گھروں میں قسم قسم کی خراب رسمیں اور نالائق عادتیں جن سے ایمان جاتا رہتا ہے، گلے کا ہار ہو رہی ہیں اور ان بری رسموں اور خلاف شرع کاموں سے یہ لوگ ایسا پیار کرتے ہیں جو نیک اور دینداری کے کاموں سے کرنا چاہئے۔ ہر چند سمجھایا گیا کچھ سنتے نہیں، ہر چند ڈرایا گیا کچھ ڈرتے نہیں۔ اب چونکہ موت کا کچھ اعتبار نہیں اور خدا تعالیٰ کے عذاب سے بڑھ کر اور کوئی عذاب نہیں ......سو آج ہم کھول کر باآواز بلند کہہ دیتے ہیں کہ سیدھا راہ جس سے انسان بہشت میں داخل ہوتا ہے یہی ہے کہ شرف اور رسم پرستی کے طریقوں کو چھوڑ کر دین (-) کی راہ اختیار کی جائے اور جو کچھ اللہ جلشانہ نے قرآن شریف میں فرمایا ہے اور اس کے رسول ﷺ نے ہدایت کی ہے۔ اس راہ سے نہ بائیں منہ پھیریں اور نہ دائیں اور ٹھیک ٹھیک اسی راہ پر قدم ماریں اور اس کے خلاف کسی راہ کو اختیار نہ کریں لیکن ہمارے گھروں میں جو بدرسمیں پڑ گئیں ہیں اگرچہ وہ بہت ہیں مگر چند موٹی موٹی رسمیں بیان کی جاتی ہیں تا نیک بخت عورتیں خدا تعالیٰ سے ڈر کر ان کو چھوڑ دیں۔ ...... (اس کے بعد حضور اقدس نے شادی بیاہ اور دیگر رسوم کا ذکر کیا ہے جن میں سے بعض کا ذکر اس مضمون میں آ گیا ہے۔ ناقل)

آخر میں حضور فرماتے ہیں:۔

یاد رکھنا چاہئے کہ یہ سب شیطانی طریق ہیں ہم صرف خالص اللہ کے لئے ان لوگوں کو نصیحت کرتے ہیں کہ آؤ خدا تعالیٰ سے ڈرو، ورنہ مرنے کے بعد ذلت اور رسوائی سے سخت عذاب میں پڑو گے اور اس غضب الٰہی میں مبتلا ہو جاؤ گے جس کا انتہا نہیں۔

(مجموعہ اشتہارات جلد نمبر 1 ص 66 تا 71)

بدرسوم کے خلاف حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کا اعلان

فرمایا:۔

توحید کے قیام میں ایک بڑی روک بدعت اور رسم ہے۔ یہ ایک حقیقت ہے جس سے انکار نہیں کیا جاسکتا کہ ہر بدعت اور ہر بدرسم شرک کی ایک راہ ہے اور کوئی شخص جو توحید خالص پر قائم ہونا چاہے وہ توحید خالص پر قائم نہیں ہوسکتا جب تک وہ تمام بدعتوں اور تمام بدرسوم کو مٹا نہ دے۔......احمدی گھرانوں کا یہ فرض ہے کہ وہ تمام بدرسوم کو جڑوں سے اکھیڑ کر اپنے گھروں سے پھینک دیں۔ ...... اس وقت اصولی طور پر ہر گھرانے کو بتا دینا چاہتا ہوں کہ میں ہر گھر کے دروازے پر کھڑا ہو کر اور ہر گھرانے کو مخاطب کر کے بدرسم کے خلاف جہاد کا اعلان کرتا ہوں اور جو احمدی گھرانہ آج کے بعد ان چیزوں سے پرہیز نہیں کرے گا اور ہماری اصلاحی کوششوں کے باوجود اصلاح کی طرف متوجہ نہیں ہوگا وہ یہ یاد رکھے کہ خدا اور اس کے رسول اور اس کی جماعت کو اس کی کچھ پرواہ نہیں وہ اسی طرح جماعت سے نکال کر باہر پھینک دیا جائے گا جیسے دودھ سے مکھی۔

پس قبل اس کے کہ خدا کا عذاب کسی قہری رنگ میں آپ پر وارد ہو یا اس کا قہر جماعتی نظام کی تعزیر کے رنگ میں آپ پر وارد ہو اپنی اصلاح کی فکر کرو اور خدا سے ڈرو اور اس دن کے عذاب سے بچو کہ جس دن کا ایک لحظہ کا عذاب بھی ساری عمر کی لذتوں کے مقابلہ میں ایسا ہی ہے کہ اگر یہ لذتیں اور عمریں قربان کر دی جائیں اور انسان اس سے بچ سکے تو تب بھی وہ مہنگا سودا نہیں، سستا سودا ہے۔

(بحوالہ انصاراللہ اگست 1977ء ص36)

تقریب رخصتی

اب آخری مرحلہ شادی کا رخصتی ہے اس تقریب کو بھی ہر قسم کی لغویات سے پاک، پروقار اور سادہ ہونا چاہئے۔ جیسے اس کا آغاز دعاؤں اور صدقہ و خیرات سے کیا گیا تھا ویسے ہی اس کا اختتام دعاؤں پر ہونا چاہئے تاکہ ہر لحاظ سے یہ تقریب بابرکت اور اللہ تعالیٰ کی رضا اور خوشنودی کا موجب ہو اور یہ شادی جس پر ہزاروں لاکھوں خرچ ہوئے ہر لحاظ سے کامیاب و بامراد ہو۔

جیسا کہ ہمارے مرکز ربوہ میں یہ دستور ہے کہ اس پُروقار تقریب میں عزیز و اقارب کے علاوہ ہمسایوں، دوستوں اور بزرگوں کو بلایا جاتا ہے اور پھر تلاوت قرآن کریم کے بعد کوئی پاکیزہ نظم پڑھی جاتی ہے اور پھر مہمان خصوصی دعا کراتے ہیں اور اس طرح دعاؤں کے ساتھ بچی کو رخصت کر دیا جاتا ہے۔ یہ ایسا پُروقار اور مبارک طریق ہے کہ جسے اپنانے سے غیروں پر بھی بڑا نیک اثر پڑتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی رضا اور خوشنودی بھی حاصل ہوتی ہے۔

اس بارے میں حضرت مصلح موعود کا ایک ارشاد قابل غور ہے۔ آپ فرماتے ہیں:۔

شادی کے وقت مرد اور عورت کو اور دوسرے رشتہ داروں کو بہت دعائیں کرنی چاہئیں کہ اللہ تعالیٰ اس تقریب کو ان کے لئے آرام اور اطمینان کا باعث بنائے......بعض لوگ ان خوشی کے مواقع پر اللہ تعالیٰ کو بھول جاتے ہیں اور خلاف شریعت افعال بھی شادی بیاہ کے موقع پر کر گزرتے ہیں حالانکہ یہ ایک ایسا موقعہ ہے جس پر انسان کو پوری خشیت اور خضوع سے دعاؤں میں لگ جانا چاہئے تاکہ اللہ تعالیٰ ان کوتاہیوں اور لغزشوں کو معاف فرماتے ہوئے شادی کے نیک نتائج پیدا کرے۔ ہماری جماعت کو یہ بات خاص طور پر مدنظر رکھنی چاہئے کہ شادیوں اور نکاحوں کے مواقع پر ان کی حرکات اور ان کے افعال دوسرے لوگوں جیسے نہ ہوں اور وہ اس موقع پر اللہ تعالیٰ کے حضور جھک جائیں تاکہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ان شادیوں کو حقیقی معنوں میں شادیاں بنائے۔ بہت سی باتیں ایسی ہوتی ہیں جن کا انسان کو علم نہیں ہوتا یا اس کے بس سے باہر ہوتی ہیں وہ خود ان کی اصلاح نہیں کرسکتا۔ ایسے موقع پر دعا ہی اس کے لئے بہتری کے سامان پیدا کر سکتی ہے۔

(خطبات محمود جلد سوم ص 595,594)

مکرم مبارک احمد خاں صاحب

سولھواں جلسہ سالانہ نیوزی لینڈ

نیوزی لینڈ آسٹریلیا کے مشرق کی طرف ایک ہزار میل کے فاصلہ پر واقع ہے۔ یہ بہت ہی دل لبھانے والے قدرتی مناظر سے بھرا ہوا ہے۔ جہاں ایک طرف فلک بوس پہاڑ برف سے ڈھکی ہوئی چوٹیاں لئے خدا کی تسبیح کر رہے ہیں تو دوسری طرف میلوں لمبی سرسبز وادیاں خدا کے حضور سجدہ ریز ہیں۔ انسان کی روح اس کے قدرتی مناظر سے متاثر ہو کر اپنے مولیٰ کی حمد کے گیت گانے لگتی ہے۔ یہ ملک دو بڑے جزائر پر مشتمل ہے جنہیں شمالی اور جنوبی جزیرے کہا جاتا ہے۔ اس کا دارالحکومت ولنگٹن (Wallington) ہے لیکن اس کا سب سے بڑا شہر آکلینڈ Auckland ہے۔ نیوزی لینڈ کی کل آبادی 40 لاکھ ہے۔ یہاں کے مقامی لوگوں کو موری maori کہا جاتا ہے جو کل آبادی کا تین فیصد ہیں۔ اکثریت یورپین کی ہے لیکن بہت سی اور قومیں مختلف ممالک سے آکر یہاں آباد ہو چکی ہیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی ہدایات اور رہنمائی کے تحت خاکسار کو 1987ء میں نیوزی لینڈ میں جماعت احمدیہ کے قیام کی توفیق ملی۔ اب بفضل خدا یہاں پر 250 احمدی آباد ہیں اور ساڑھے تین ایکڑ پر مشتمل اپنا مرکز ہے۔ 1989ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کے بہت ہی کامیاب دورہ سے یہ چھوٹی سی جماعت احمدیہ نیوزی لینڈ دنیا کے نقشہ پر ابھری۔ اس وقت ڈاکٹر محمد سہراب صاحب یہاں کی جماعت کے نیشنل صدر ہیں۔

وقار عمل کے شاندار نظارے

جماعت احمدیہ نیوزی لینڈ کے مرکز 'بیت المقیت' میں پچھلے سال توسیع کر کے اس میں لجنہ ہال اور مشنری ہاؤس بنایا گیا تھا۔ امسال اس عمارت کو پینٹ کرنا، ماحول کو صاف کرنا، پھول بوٹوں سے آراستہ کرنا اور پھر بلڈنگ کے اندر مردانہ اور زنانہ جلسہ گاہ کی تزئین و آرائش کے لئے دیواروں کو خوبصورت موزوں اور مخمل رنگین بینرز سے سجانا ایک ناممکن کام نظر آ رہا تھا مگر اللہ تعالیٰ کے مامور کے دیوانوں نے دن رات ایک کی۔ تین ہفتہ متواتر تک کام کے بعد سیدھے مرکز پہنچ کر ایک ایک کام کو سرانجام دیا۔ چھوٹی چھوٹی بچیاں سکول سے فارغ ہو کر بینرز پینٹ کرتیں۔ خدام اور انصار عمارت کو پینٹ کر رہے ہوتے تو مستورات خوبصورت پھول لاکر باغیچہ ترتیب دے رہی ہوتیں۔ جلسہ سے ایک روز قبل پوری عمارت دلہن کی طرح سج رہی تھی۔ دعا ہے اللہ تعالیٰ ان دیوانوں کے اخلاص اور ایمان میں برکت ڈالے اور ان کو اپنے فضلوں سے مالا مال فرمائے۔ آمین۔

جلسہ سالانہ کا انعقاد

ہمارے دو روزہ سولھویں جلسہ سالانہ کا انعقاد 17/دسمبر 2004ء بروز جمعہ ہوا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس کے نمائندہ خصوصی امیر جماعت فجی مکرم نعیم احمد صاحب چیمہ نے لوائے احمدیت لہرایا اور نیشنل صدر ڈاکٹر محمد سہراب صاحب نے نیوزی لینڈ کا پرچم لہرایا۔ بعدہٗ صدر صاحب نے جلسہ سالانہ پر آنے والے معزز مہمانوں اور مقامی احباب کو جلسہ سے متعلق حضرت مسیح موعود کی نصائح اور دعائیں پڑھ کر سنائیں۔ مکرم مولانا نعیم احمد صاحب چیمہ نے دعوت الی اللہ کی طرف توجہ دلائی۔

جلسہ کے دوسرے دن کے پہلے اجلاس میں پارلیمنٹ کے ممبران کے علاوہ بیرونی وفود نے بھی شرکت کی۔ مکرم ڈاکٹر محمد سہراب صاحب نیشنل صدر جماعت احمدیہ نیوزی لینڈ نے جماعت احمدیہ کی انسانی خدمات کے موضوع پر جماعت کو بتلایا کہ کس طرح ہیومینیٹی فرسٹ (Humanity First) کے تحت دنیا کے مختلف ممالک میں تعلیم اور صحت کے میدان میں احمدی اساتذہ اور ڈاکٹر صاحبان خدمت سرانجام دے رہے ہیں۔ مکرم شکیل احمد صاحب منیر جو آج کل قرآن پاک کا موری زبان میں ترجمہ کر رہے ہیں نے دین حق کے بارہ میں غلط نظریات کا رد کیا۔

حزب اختلاف نیشنل پارٹی کی پارلیمنٹ کی ممبر پینزی وانگ (Pensi Wong) نے کہا کہ ہم سب نیوزی لینڈ کے شہری ہیں اور برابر کے حقوق رکھتے ہیں۔ آپ کو چاہئے کہ اپنی قابلیتوں کو مثبت رنگ میں اعلیٰ سطح پر کام میں لائیں جیسے پالیسی میکر، سیاست اور حکومت کے اعلیٰ ادارے۔ اس طرح آپ لوگوں میں مقبول ہوں گے اور بحیثیت قوم بھی ایک اچھا نام پائیں گے۔ پارلیمنٹ کے ڈپٹی سپیکر راس رابرٹسن Ross Robertson نے اپنی تقریر میں کہا کہ میں نے آپ کے لیڈر (حضرت خلیفۃ المسیح الرابع) کی تصویر کو دیکھا تو مجھے یاد آیا کہ میں ان کو 1989ء میں جب وہ نیوزی لینڈ کے دورہ پر تشریف لائے تھے تو ملا تھا۔ آپ کے سابق نیشنل صدر مکرم مبارک خان صاحب سے میری پرانی دوستی ہے انہوں نے مجھے اس وقت دعوت دی تھی۔ آپ نے کہا کہ کسی بھی معاملہ میں اگر کسی فرد کو مدد کی ضرورت ہو تو وہ مجھے دفتر میں مل سکتا ہے اور میں ضرور اس کی مدد کروں گا۔ آپ نے کہا کہ میں عنقریب پاکستان جا رہا ہوں اور چاہتا ہوں کہ میں وہاں پر احمدی احباب سے ملاقات کروں۔

جلسہ سالانہ میں تربیت اولاد کے موضوع پر مکرم چودھری محمد یاسین صاحب سیکرٹری تربیت نے کہا کہ بچوں کی تربیت کی طرف والدین کو شروع سے ہی توجہ دینی چاہئے۔ ان کا اپنا نمونہ ایسا ہونا چاہئے کہ بچے اس سے سبق سیکھیں۔ مکرم یونس حنیف صاحب صدر خدام الاحمدیہ نے اپنے ذاتی تجربات کے حوالے سے نوجوانوں کو آج کی سوسائٹی کے خطرات سے بچنے کے طریقے بتائے۔

جلسہ کے آخری اجلاس میں تعلیمی میدان میں حسن کارکردگی کی بنا پر انعامات دیئے گئے۔ خاکسار نے بحیثیت سیکرٹری تعلیم اعلیٰ کامیابی حاصل کرنے والے بچے اور بچیوں کا تعارف کروایا اور مکرم نیشنل صدر صاحب نے انعامات تقسیم کیے۔

آخر میں مکرم نعیم احمد صاحب چیمہ امیر و مشنری انچارج فجی نے احباب جماعت سے خطاب فرمایا۔ آخر میں آپ نے دعا کروائی اور جماعت احمدیہ نیوزی لینڈ کا یہ دو روزہ سولھواں جلسہ بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔

(الفضل انٹرنیشنل 21 جنوری 2005ء)

سکول چلے گئے

حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خاں صاحب فرمایا کرتے تھے کہ میں نے کبھی بھی اپنے والدین کے حکم کی سرتابی نہیں کی۔ ایک دن والد صاحب نے مجھے ڈانٹا کہ تم سکول کیوں نہیں گئے اور حکم دیا کہ ابھی بستہ اٹھاؤ اور سکول جاؤ۔ میں فوراً تعمیل حکم میں سکول چل دیا حالانکہ سکول بند تھا۔

سکول سے واپس آیا تو والد صاحب کے دریافت کرنے پر میں نے عرض کیا کہ آج سکول میں تعطیل ہے۔

(جنت کا دروازہ ص42)

آسٹریلیا

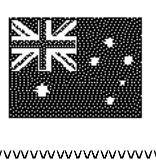

سمندروں میں گھرا ہوا ایک ملک۔ ایک براعظم

مرزا عمران احسن کریم صاحب

آسٹریلیا جغرافیائی طور پر دنیا سے الگ ایک دلچسپ اور علیحدہ خطہ ہے۔ یہ رقبے کے لحاظ سے دنیا کا چھٹا بڑا ملک ہے۔ اسی طرح ایک براعظم بھی ہے۔ اس کا رقبہ 76 لاکھ 82 ہزار مربع کلومیٹر ہے۔ آسٹریلیا کے لفظی معنی ہیں ''انتہائی جنوبی علاقہ''۔ ایشیا کے قریب مغربی آبادکاروں کا بسایا یہ ایک انوکھا براعظم ہے۔ اس کا زمینی رقبہ الاسکا کو نکال کر تقریباً ریاست ہائے متحدہ امریکہ جتنا ہے۔ جبکہ یہ ایشیا سے جنوب مشرق میں جاپان کی سیدھ میں واقع ہے۔ باوجود انتہائی وسیع و عریض ہونے کے اس کی آبادی محض 2 کروڑ افراد پر مشتمل ہے۔

جغرافیہ

آسٹریلیا ہر طرف سے سمندروں سے گھرا ہے۔ اس کے مشرق میں بحرالکاہل ہے جبکہ مغرب میں بحر ہند ہے۔ اس کا قریب ترین ہمسایہ ملک انڈونیشیا ہے۔ جو کہ خلیج کارپینٹیریا (Carpentaria) سے شمال سے بحرالکاہل سے بحر ہند تک جزائر کی صورت میں پھیلا ہوا ہے۔ جنوب مشرق میں کچھ سمندری مسافت پر نیوزی لینڈ واقع ہے۔ اس کے مشرقی سمندری حصے پر دنیا کے سب سے بڑے کورل ریف (Coral Reef) کا سلسلہ 2000 کلومیٹر سے زیادہ پر پھیلا ہے۔ اس کورل کی 350 سے زیادہ اقسام ہیں۔ اس سلسلے کے اندر 1500 سے زیادہ اقسام کی مچھلیاں، ڈولفن، شارک دیگر حیاتیات اور نباتات موجود ہیں۔

آسٹریلیا کو سیاسی طور پر 6 ریاستوں (States) اور 2 علاقوں (Territories) میں تقسیم کیا گیا ہے۔ کوینز لینڈ (Queensland)، نیو ساؤتھ ویلز (New South Wales)، وکٹوریا (Victoria)، ساؤتھ آسٹریلیا (South Australia)، ٹسمانیہ (Tasmania)، ویسٹرن آسٹریلیا (Western Australia)، ناردرن ٹیریٹری (Northern Territory) اور آسٹریلین کیپٹل ٹیریٹری (Australian Capital Territory) یعنی دارالحکومت کینبرا (Canberra) سے ملحق علاقہ ہے۔

آسٹریلیا کا وسطی حصہ ایک بڑے صحرا پر مبنی ہے جسے ''مردہ دل'' (Dead Heart) کہتے ہیں۔ یہاں پانی کی دستیابی ایک کٹھن مسئلہ ہے جس کی وجہ سے یہ زیادہ تر غیر آباد ہے۔ اسی طرح جنوبی آسٹریلیا سے مغربی آسٹریلیا میں بحر ہند کے ساحل تک ایک اور ریگزار نلاربور (Nullarbor Plains) قریباً 1300 کلومیٹر تک پھیلا ہے۔ اس نام کے معنی ہیں ''درختوں سے خالی''۔

آسٹریلیا کے مشرقی حصہ میں ایک پہاڑی سلسلہ ہے جسے گریٹ ڈیوائڈنگ رینج (Great Dividing Range) کہتے ہیں۔ اس کی بلند ترین چوٹی ماؤنٹ کوسائی اسکو (Mount Kosciusko) ہے۔ یہ 2,228 میٹر بلند ہے جو تقریباً پاکستان میں کوہ مری جتنی ہے۔ آسٹریلیا کا سب سے بڑا دریا مرے دریا (Murray River) ہے۔ اس میں بہت سی ندیاں اور برساتی نالے بھی شامل ہوتے ہیں۔ زرعی ضرورتوں کے لئے اسی دریا کے پانی کا استعمال کیا جاتا ہے۔ اس کو مرے ڈارلنگ نظام (Murray Darling System) سے موسوم کیا جاتا ہے۔

موسم

جنوبی نصف کرہ ارض میں واقع ہونے کی وجہ سے یہاں گرمیاں دسمبر اور جنوری میں جبکہ سردیاں جون اور جولائی میں آتی ہیں۔ غیر آباد وسطی علاقوں میں گرمیاں انتہائی شدید ہوتی ہیں۔ لیکن ساحلی علاقوں میں موسم اتنا شدید نہیں ہوتا اور کافی اچھا رہتا ہے۔ آسٹریلیا کے تمام بڑے شہر ساحل سمندر کے قریب واقع ہیں جیسے سڈنی (Sydney)، میلبورن (Melbourne)، برزبین (Brisbane)، ایڈیلیڈ (Adelaide)، پرتھ (Perth) اور ڈارون (Darwin)۔

سڈنی کی آبادی 40 لاکھ سے زائد ہے اور یہ رقبے اور آبادی کے لحاظ سے آسٹریلیا کا سب سے بڑا شہر ہے۔ اپنے وسطی حصہ سے مغرب تک 60 کلومیٹر میں پھیلا ہوا ہے۔ یہاں کا موسم دسمبر اور جنوری میں گرم اور خشک ہوتا ہے۔ لیکن درجہ حرارت 40 سینٹی گریڈ سے کم ہی تجاوز کرتا ہے۔ جبکہ جون اور جولائی میں بعض راتیں 1- تا 2- سینٹی گریڈ تک سرد ہوتی ہیں۔ باقی دوران سال موسم معتدل رہتا ہے۔ بارشیں زیادہ تر ساحلی شہروں میں انتہائی تواتر سے ہوتی ہیں۔

گرمیوں میں خشک موسم بعض اوقات جنگلی آگ (Bush Fires) کا بھی باعث بنتا ہے۔ اس کی وجہ دراصل یہاں پر پائے جانے والے خاص سفیدے کے درخت (Gum Tree) کا قدرتی طور پر چیخ کر اور رگڑ کھا کر بھڑک اٹھنا ہے۔ ایک طرف لگی آگ بیسیوں کلومیٹر دور تک بہت تیزی سے پہنچ جاتی ہے۔

حیاتیات

یہاں پر پائے جانے والے ممالیہ (جانور اپنی ہیئت اور خصوصیت میں دنیا میں پائے جانے والے دیگر جانوروں سے منفرد ہیں۔ انہیں مارسوپیل (Marsupials) کہتے ہیں۔ اس قسم کے تمام جانوروں کی مادہ اپنے بچوں کو قدرتی طور پر پائی جانے والی بیرونی تھیلی میں رکھتی ہے۔

جب بچے بلوغت کو پہنچتے ہیں تو آپ ہی باہر نکل آتے ہیں اور زیادہ وقت باہر گزارتے ہیں تاکہ انہیں اپنی ماں کی حفاظت کی مزید ضرورت نہ رہے۔ ان جانوروں میں کینگرو (Kangaroo)، کوالا (Koala)، وومبیٹ (Wombat) اور پوسم (Possum) شامل ہیں۔ پلیٹی پس (Platypus) ایک ایسا منفرد جانور ہے جس کی بطخ جیسی چونچ ہے لیکن وہ ارتقائی طور پر ممالیہ ہے۔

یہاں کے قدیم باشندے ایبورجینز (Aborigines) ایشیائی علاقوں سے 40 ہزار سال قبل ہجرت کر کے یہاں آ بسے تھے۔ وہ اپنے ساتھ کتوں کی ایک قسم ڈنگو (Dingo) بھی لائے۔ یہ خاموش طبع کتا ہے اور بالکل نہیں بھونکتا۔ اسی طرح مغربی آبادکار اپنے ساتھ کچھ خرگوش بھی لائے جو اب اتنے پھیل چکے ہیں کہ ان سے حیاتیاتی توازن میں خلل واقع ہوا ہے اور زمین کے خدوخال کو بھی نقصان پہنچا ہے۔ انیسویں صدی کے آغاز میں آبادکار اپنے ساتھ افغان نسلوں کے اونٹ بھی لائے جو سامان کی نقل و حرکت اور ترسیل کے لئے استعمال ہوتے تھے۔ آج ان اونٹوں کی نسلیں لاکھوں کی تعداد میں صحرا میں آزاد گشت کرتی رہتی ہیں۔ آسٹریلیا ان کو واپس مشرق وسطیٰ اور برصغیر میں برآمد کرنے پر غور کر رہا ہے۔

تاریخ

آسٹریلیا کے اصلی اور قدیم باشندے ایبورجینز ہزاروں سال سے اس براعظم میں آباد ہیں۔ وہ جنگلی شکار، چھپکلیوں اور نباتات پر گزر بسر کرتے رہے ہیں۔ ان کی ایک دلچسپ ایجاد بوم رینگ (Boomrang) ہے جو صرف ''L'' کی شکل کا لکڑی سے بنا ہتھیار ہے۔ شکار کی طرف پھینکنے پر اگر نشانہ چھوٹ جائے تو یہ گھومتا ہوا اپنے مالک تک آ پہنچتا ہے۔ ان باشندوں کی موجودہ آبادی کا تخمینہ قریباً 3 سے 4 لاکھ ہے۔ بدقسمتی سے مغربی آبادکاروں نے شروع کے عرصہ میں ان پر شدید ظلم کیا۔ ان سے جانوروں سا سلوک کیا جاتا تھا۔ خصوصاً جزیرہ ٹیسمانیہ میں تو ان باشندوں کو قریباً ختم ہی کر دیا گیا۔ لیکن اب سیاسی طور پر ان کے لئے انتہائی ہمدردی پائی جاتی ہے اور عوام گزشتہ تاریخ پر نادم ہیں۔ ان باشندوں کا ایک طبقہ اب بھی نیم وحشی زندگی گزارتا ہے اور تہذیب کے انتہائی نچلے درجے پر ہیں۔ باقی لوگ معاشرتی قید و بند سے آزاد، شراب نوشی، منشیات کے استعمال اور ایک قسم کے بحران کا شکار ہیں۔ اسی طرح وہ عام معاشرے میں بہت کم گھل مل سکے ہیں۔ گو اب حکومت ان کی اس سلسلے میں بہت مدد بھی کرتی ہے۔

1642ء میں ایبل ٹاسمن (Abel Tasman) جنوبی کرہ ارض میں نئی جگہوں کی تلاش میں جزیرہ ٹیسمانیہ تک آ نکلا تھا۔ لیکن آسٹریلیا کی دریافت کا سہرا کیپٹن جیمز کک (James Cook) کے سر جاتا ہے۔ انہوں نے 1770ء میں آسٹریلیا کا تفصیلی نقشہ بنایا اور اسے برطانیہ کی نوآبادیوں میں شامل کیا۔ یہ برطانوی بادشاہ جارج سوئم (King GeorgeIII) کا زمانہ تھا۔ 1776ء میں امریکہ سے برطانوی انخلاء کے بعد یہ طے پایا کہ برطانیہ کی بھری بُری جیلوں سے مجرمین کو آسٹریلیا منتقل کیا جائے۔ زیادہ تر ناپسندیدہ قیدیوں کو اس انتظام کے تحت اس دور افتادہ براعظم پر بھیجا جانے لگا۔ 21 جنوری 1788ء کو اس طرح کا پہلا سمندری قافلہ سڈنی پہنچا۔ اس نئے قافلے کی آمد کے ساتھ منتظمین نے منظّم خطوط پر نئی برطانوی نوآبادی کا بھی قیام شروع کر دیا۔ برطانیہ سے قیدیوں کی ترسیل 1840ء تک جاری رہی۔ جس کے ساتھ ساتھ منتظمین، ان کے خاندانوں، قیدیوں اور ان کے خاندانوں، مستقبل کی تلاش میں دیگر یورپی باشندوں اور تاجروں کے ذریعہ آسٹریلیا آباد ہونا شروع ہوا۔

یکم جنوری 1901ء کو آسٹریلیا کی تمام ریاستوں نے مل کر ایک دولت مشترکہ اور فیڈریشن قائم کی۔ تب سے اب تک آسٹریلیا برطانوی شاہی سرپرستی میں آزاد، خودمختار اور جمہوری نظام پر چلتے ہوئے ترقی کی شاہراہ پر گامزن ہے۔

حکومت اور سیاسی نظام

آسٹریلیا ایک آزاد اور خودمختار ملک کی حیثیت سے گزشتہ صدی کے اوائل ہی سے مستحکم جمہوری نظام پر چل رہا ہے۔ اس کی علامتی سربراہ مملکت ملکہ الزبتھ دوئم (Queen Elizabeth II) ہیں۔ ان کے نمائندہ کے طور پر گورنر جنرل مملکتی فرائض سرانجام دیتے ہیں۔ فیڈرل حکومت وزیراعظم چلاتے ہیں۔ پارلیمنٹ عوامی نمائندگان کے ایوان اور سینٹ پر مشتمل ہوتی ہے۔ ریاستی امور پریمیئر (Premier) چلاتے ہیں۔ اس کے علاوہ شہروں میں کونسلز (Councils) اور ان کے سربراہ میئرز

(Mayors) محلے اور شہری درجہ کے امور پر کام کرتے ہیں۔ ووٹ دینا عام شہریوں کے لئے لازمی ہے۔ عوام میں حکومتی نظام اور روزمرہ کے امور کے انتظام کا گہرا وصف اور سمجھ پائی جاتی ہے۔ ہر عوامی نمائندے سے بشمول وزیر اعظم سے رابطہ انتہائی آسان ہے۔ معاشرے میں ہر فرد ایک ترقی یافتہ طرز عمل سے پیش آتا ہے جس کی وجہ سے قانون کی پاسداری اور ہر عمل میں قانونی حاکمیت خود بخود قائم نظر آتی ہے۔ آسٹریلیا ایک فلاحی ملک ہے جس میں میڈیکل کی سہولیات اور روزگار نہ ہونے کی وجہ سے بنیادی اخراجات حکومت کی ذمہ داری ہیں۔ ملکی دارالحکومت کینبرا (Canberra) ہے جو کہ سڈنی سے 3 گھنٹے کی مسافت پر جنوب مغرب میں واقع ہے۔ یہ 3 لاکھ آبادی پر مشتمل خود سے بسایا چھوٹا سا شہر ہے۔

معاشیات اور اقتصادیات

آسٹریلیا کا دارومدار زراعت، کان کنی کی صنعت اور مویشیوں کی فارمنگ پر ہے۔ آسٹریلیا میں ہر طرح کے پھل اور زرعی اجناس بھی پیدا ہوتی ہیں۔ اس کے علاوہ میڈیا، انفارمیشن ٹیکنالوجی اور دیگر روایتی صنعتیں بھی قومی ترقی میں آگے ہیں۔ آسٹریلیا کی زیادہ تر ورک فورس (Work Force) ٹیف کالجز (TAFE Colleges) سے پڑھ کر نکلتی ہے۔ ان کالجز میں چند ماہ کے کورسز سے لے کر 3,2 سال کے ڈپلومہ کورسز ہوتے ہیں۔ جن میں بنیادی ہنر مثلاً باورچی، پینٹر، مکینک، الیکٹریکل، صنعتی ورکر غرض معاشرے میں ضرورت کا ہر پیشہ پڑھایا جاتا ہے۔ اپنے شعبہ میں بغیر ڈپلومہ یا ان کورسز کی مقررہ تعلیم کے بغیر لائسنس نہیں ملتا ہے۔ اسی طرح یہاں ہر ریاست میں معیاری یونیورسٹیاں قائم ہیں۔ یہاں کی یونیورسٹیاں صنعتوں اور اقتصادی ترقی سے وابستہ اداروں اور تجارتوں سے ایک طرح سے منسلک ہیں جس کی وجہ سے نصاب کو نئے رجحانات کے مطابق وقتاً فوقتاً تبدیل کیا جاتا رہتا ہے۔ اہل علم اور ریسرچرز (Researchers) ملکی ترقی میں بھرپور کردار ادا کرتے ہیں۔ آسٹریلیا کی نامی جامعات میں Australian National UNI. University of New Queensland، Southwales University of Technology, University of Western Sydney, McQuarie University, Monash University. وغیرہ شامل ہیں۔ پاکستان میں ان جامعات اور دیگر یونیورسٹیوں کے متعلق معلومات (www.aeo.com.pk) سے حاصل کی جاسکتی ہیں۔

کھیل

آسٹریلیا اپنی کم آبادی کے باوجود کھیلوں میں صف اول کا ملک ہے۔ چین اور ریاست ہائے متحدہ امریکہ جیسے بیسیوں گنا بڑے ممالک کے مقابلے پر ایک بہت بڑی ٹیم کے ساتھ 2004ء کے یونان اولمپکس میں شامل ہوا۔ آسٹریلیا نے دنیا میں بہت سی کھیلوں میں اپنا لوہا منوا رکھا ہے۔ اولمپکس میں چوتھے نمبر پر رہا۔ کرکٹ کا بادشاہ ہے۔ رگبی اور بہت سے پانی کے کھیلوں میں دنیا میں سرفہرست ہے۔ عوام کھیلوں میں غیر معمولی دلچسپی لیتے ہیں۔ ملک میں جگہ جگہ کھیلوں کی سہولیات، میدان، جم خانے، پیراکی کے حوض اور دیگر ضرورتوں کو مہیا کیا گیا ہے۔ اسی وجہ سے آسٹریلیا میں اوسط عمر 70 سال سے متجاوز ہے۔

جدید معاشرتی تنوع

آسٹریلیا کے زیادہ تر آبادکار اور شروع کے قیدی لندن سے تعلق رکھتے تھے۔ اس لئے ان کی انگریزی میں وہاں کا کوکنی (Cockney) لہجہ بھاری اثر رکھتا ہے۔ لیکن گزشتہ 2 صدیوں میں مختلف علاقوں میں زبان کا ارتقاء آسٹریلوی زبان کو باقی انگریزی ممالک کی زبان سے منفرد بنا گیا ہے۔

آسٹریلیا کے بنیادی آبادکار زیادہ تر یورپی تھے لیکن گزشتہ چند دہائیوں سے ایشیائی باشندے، چینی، ہندوستانی، مشرقی یورپی، عرب اور ترک افراد بھی بڑی تعداد میں آباد ہوئے ہیں۔ قومی لحاظ سے اس تنوع اور تمدن کے اختلاط کو مثبت رنگ میں فروغ دیا جاتا ہے۔

آسٹریلیا کی اکثریت اپنے آپ کو عیسائی تمدن کی طرف منسوب کرتی ہے۔ لیکن عملاً وہاں عیسائیت کمزور پڑ رہی ہے۔ اعداد وشمار کے مطابق 27 فیصد لوگ کیتھولک (Catholic)، اتنے ہی اینگلیکن (Anglican)، اس کے علاوہ باقی لوگ مشرقی یورپی عیسائی فرقے، ایک فیصد مسلمان، بدھ مت اور متفرق ایشائی مذاہب سے تعلق رکھتے ہیں۔ مسلمان زیادہ تر لبنانی، عرب اور ترک نژاد ہیں۔

ایبوریجنیز باشندے اپنے قدیم مذہب میں خوابوں کے زمانہ (Dream Time) کا بڑے رشک سے ذکر کرتے ہیں۔ ان کی تاریخ زیادہ تر قصوں اور یادداشتوں پر مبنی ہے اور تحریراً کچھ بھی نہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی کتاب Revelation کے مطابق غالباً قدیم زمانہ کے لوگوں میں ایسے انبیاء گزرے ہیں جو خوابوں کے ذریعہ اور سچے کشوف کو دیکھ کر خدائی ہدایت پاتے اور راہنمائی کرتے۔ جیسا کہ حدیث شریف میں سچی خواب کو نبوت کا چالیسواں یا چھیالیسواں حصہ کہا گیا ہے۔ ممکن ہے ماضی بعید میں انبیاء کا کوئی شاندار زمانہ گزرا ہو۔ جسے ''خوابوں کے زمانہ'' کے طور پر قصوں میں رشک سے یاد کیا جاتا ہے۔

احمدیت کا قیام

1903ء میں ایک افغان باشندے جناب صوفی حسن موسیٰ خان صاحب نے پرتھ (Perth) سے ایک خط لکھ کر حضرت مسیح موعود سے بیعت کا شرف حاصل کیا۔ گو اس کے بعد 60 سے 70 سال تک جماعت منظّم خطوط پر قائم تو نہ ہوسکی لیکن یہ بھی ایک اعجازی واقعہ ہے کہ خدا تعالیٰ نے زمین کے اس کنارہ پر حضرت مسیح موعود کی زندگی میں ایک معزز اور دیندار شخص کو قبولیت کی توفیق عطا فرمائی۔ جماعت کا منظّم انداز میں قیام 1970ء اور 1980ء کی دہائیوں میں ہوا جب پاکستان اور فجی سے احمدی یہاں آکر آباد ہونا شروع ہوئے۔ 1983ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے سڈنی میں ایک شاندار بیت الھدیٰ کا سنگ بنیاد رکھا۔ جس کی تکمیل پر آپ ہی نے 1989ء میں اس کا افتتاح کیا۔ یہ سڈنی کے مغرب میں 128 ایکڑ زمین پر واقع ہے۔ رقبے کے لحاظ سے سب سے بڑی آسٹریلین بیت الذکر ہے۔ جماعت کو برزبین میں بھی 10 ایکڑ زمین پر ایک بیت الذکر بنانے کی توفیق ملی ہے۔ یہ برزبین کے جنوب میں ہے۔ اب حال ہی میں میلبورن شہر میں بھی ایک شاندار بیت الذکر کے لئے جماعتی تحریکات زوروں پر ہیں اور دعا ہے کہ یہاں بھی جلد خدا کے گھر کا قیام مستقل بنیادوں پر ہوجائے۔ آمین

غزل

اب جب بھی بادل آئے گا — دیکھنا تم جل تھل آئے گا
جانے والا کل تو گیا اب — آنے والا کل آئے گا
دل کی کدورت ظاہر ہو گی — ماتھے پر جب بل آئے گا
کیا یہ رہے گا زیب گلوہی — یا سر پر آنچل آئے گا
گردن کو اونچا کر لیں گے — سامنے جب مقتل آئے گا
تیرگی گھیر لے جب محفل کو — لے کے کوئی مشعل آئے گا
عقدہ کشا ہے دستِ خلافت — لاینحل کا حل آئے گا
بند ہوئے جب سارے رستے — رستہ اور نکل آئے گا
جب بھی ہو شدت کی گرمی — کہتے ہیں بادل آئے گا
جذبۂ پیہم جہد مسلسل — داعی الی اللہ! پھل آئے گا
ہم سے گریزاں رہنے والا — آج نہیں تو کل آئے گا
زندگی آساں ہو گی اک دن — اس مشکل کا حل آئے گا

گردش دوراں رک جائے گی
ایسا بھی اک پل آئے گا

عبدالمنان ناہیدؔ

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہوتو **دفتر بہشتی مقبرہ** کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ربوہ)

مسل نمبر **41524** میں سلیم احمد بھٹی ولد محمد امین بھٹی قوم بھٹی پیشہ ملازمت عمر 22 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن شیخوپورہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 04-9-9 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/4400 روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اوراگراس کے بعدکوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔العبد سلیم احمد بھٹی گواہ شد نمبر 1 لئیق احمد عاطف وصیت نمبر 33627 گواہ شد نمبر 2 ارشاد احمد گجر شیخوپورہ

مسل نمبر **41525** میں کاشف محمود ولد غلام عباس قوم کھرل پیشہ ملازمت عمر 24 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن شیخوپورہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 04-9-12 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/3500 روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اوراگراس کے بعدکوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد کاشف محمود گواہ شد نمبر 1 لئیق احمد عاطف وصیت نمبر 33627 گواہ شد نمبر 2 ارشاد احمد گجر شیخوپورہ

مسل نمبر **41526** میں ثاقب حسین ولد امیر علی قوم کھرل پیشہ طالب علم عمر 17 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن شیخوپورہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 04-9-18 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/100 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اوراگراس کے بعدکوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔العبد ثاقب حسین گواہ شد نمبر 1 لئیق احمد عاطف وصیت نمبر 33627 گواہ شد نمبر 2 ارشاد احمد گجر شیخوپورہ

مسل نمبر **41527** میں انصر محمود ولد صلاح الدین قوم ورک پیشہ طالب علم عمر 16 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن شیخوپورہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 04-9-8 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/100 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اوراگراس کے بعدکوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔العبد انصر محمود گواہ شد نمبر 1 لئیق احمد عاطف وصیت نمبر 33627 گواہ شد نمبر 2 مبارک احمد اولکھ ولد مشتاق احمد اولکھ شیخوپورہ

مسل نمبر **41528** میں مبارکہ نواز زوجہ محمد نواز قوم اوپل پیشہ خانہ داری عمر 55 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن شیخوپورہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 04-10-25 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔1۔طلائی زیور 3 تولہ مالیتی -/24000 روپے۔ 2۔نقد رقم -/10000 روپے۔ 3۔حق مہر بذمہ خاوند -/5000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اوراگراس کے بعدکوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامتہ مبارکہ نواز گواہ شد نمبر 1 محمد نواز ولد نواب دین شیخوپورہ گواہ شد نمبر 2 مبشر منظور وصیت نمبر 24244

مسل نمبر 41529 میں محمد عاصم ربانی ولد الطاف احمد قوم ککے زئی پیشہ ملازمت عمر 29 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن شیخوپورہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 04-10-26 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/4000 روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اوراگراس کے بعدکوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد محمد عاصم ربانی گواہ شد نمبر 1 محمد ثناء اللہ ولد غوث محمد شیخوپورہ گواہ شد نمبر 2 مبشر منظور وصیت نمبر 24244

مسل نمبر **41530** میں تسنیم احمد ولد چوہدری برکت علی قوم جٹ سدھو پیشہ کاروبار عمر 44 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن شیخوپورہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 04-9-12 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔1۔ مکان برقبہ 50 مرلہ مالیتی -/1200000 روپے جس میں 3 بھائی حصہ دار ہیں۔ 2۔موٹر سائیکل مالیتی -/14000 روپے۔اس وقت مجھے مبلغ -/3000 روپے ماہوار بصورت کاروبار مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اوراگراس کے بعدکوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامتہ تسنیم احمد گواہ شد نمبر 1 محمد ثناء اللہ ولد غوث محمد شیخوپورہ گواہ شد نمبر 2 مبشر منظور وصیت نمبر 24244

مسل نمبر **41531** میں محسن احمد ولد ولایت علی قوم مہر پیشہ ٹیلرنگ عمر 23 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک نمبر 22/75 ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 04-9-11 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/6000 روپے سالانہ بصورت ٹیلرنگ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اوراگراس کے بعدکوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔العبد محسن احمد گواہ شد نمبر 1 عبداللطیف تبسم وصیت نمبر 31506 گواہ شد نمبر 2 ہدایت علی شاہد مربی سلسلہ وصیت نمبر 22890

مسل نمبر **41532** میں محمد عطاء اللہ ولد غوث محمد قوم بھٹی پیشہ ملازمت عمر 49 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کیلے ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 04-5-13 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔1۔ایک مکان واقع کیلے برقبہ 16 مرلہ مالیتی -/40000 روپے جس میں 3 بھائی اور ایک بہن حصہ دار ہے۔میرا حصہ 4 مرلہ ہے۔2۔نقد رقم -/100000 روپے۔اس وقت مجھے مبلغ -/16000 روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اوراگراس کے بعدکوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد محمد عطاء اللہ گواہ شد نمبر 1 پروفیسر محمد ثناء اللہ ولد غوث محمد شیخوپورہ گواہ شد نمبر 2 مبشر منظور وصیت نمبر 24244

مسل نمبر **41533** میں میاں نذیر احمد ولد میاں محمد مراد مرحوم قوم مغل پیشہ کاروبار عمر 54 سال بیعت 1965 ساکن نیو ملتان بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 04-10-1 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔1۔ پلاٹ 6 مرلہ واقع محلّہ برجی والہ جھنگ اندازاً مالیت -/300000 روپے۔2۔پلاٹ ساڑھے سولہ مرلہ واقع احمد ٹاؤن جھنگ اندازاً مالیت -/200000 روپے۔3۔مکان برقبہ 15 مرلہ واقع شاہ رکن عالم کالونی ملتان اندازاً مالیت -/1500000 روپے۔4۔مکان 14 مرلہ نیو ملتان اندازاً مالیت -/1500000 روپے۔5۔ پلاٹ ایک کنال ماڈل ٹاؤن ملتان جس کی قیمت بصورت اقساط -/375000 روپے ادا شدہ ہے۔درج ذیل کاروبار میں 1/2 حصہ کا مالک ہوں۔1۔ بینک میں جمع سرمایہ -/4000000 روپے۔ 2۔ واجب الوصول رقم از گورنمنٹ -/4000000 روپے۔ 3۔کنسٹرکشن مشینری بمعہ ٹرانسپورٹ اندازاً مالیتی 30 تا 35 لاکھ روپے۔CNG اسٹیشن زیر تعمیر نیازی چوک خانیوال کے 1/3 حصہ کا مالک ہوں تاحال آمد شروع نہیں ہوئی۔اس وقت مجھے مبلغ -/42000 روپے اوسطاً ماہوار بصورت کاروبار مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگراس کے بعدکوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد میاں نذیر احمد گواہ شد نمبر 1 عبدالمجید امجد وصیت نمبر 16494 گواہ شد نمبر 2 انیس احمد ندیم مربی سلسلہ وصیت نمبر 35203

مسل نمبر **41534** میں صفیہ مبشرہ زوجہ میاں نذیر احمد قوم ...... پیشہ خانہ داری عمر......سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن نیو ملتان بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 04-10-1 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔1۔ نقد رقم -/100000 روپے۔ 2۔طلائی زیور 60 تولہ مالیتی اندازاً -/475000 روپے۔ 3۔حق مہر ادا شدہ -/5000 روپے۔اس وقت مجھے مبلغ -/2000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ از خاوند مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگراس کے بعدکوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامتہ صفیہ مبشرہ گواہ شد نمبر 1 میاں نذیر احمد خاوند موصیہ گواہ شد نمبر 2 انیس احمد ندیم مربی سلسلہ وصیت نمبر 35203

مسل نمبر **41535** میں شازیہ نذیر بنت میاں نذیر احمد قوم مغل پیشہ ڈاکٹر (ہاؤس جاب) عمر 24 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن نیو ملتان بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 04-10-1 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔1۔ پرائز بانڈز مالیتی -/15000 روپے۔ 2۔ طلائی زیور 10 تولہ مالیتی اندازاً -/75000 روپے۔اس وقت مجھے مبلغ -/1500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ از والد مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اوراگراس کے بعدکوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامتہ شازیہ نذیر گواہ شد نمبر 1 میاں نذیر احمد والد موصیہ گواہ شد نمبر 2 انیس احمد ندیم مربی سلسلہ وصیت نمبر 35203

مسل نمبر **41536** میں رفعت احسان بنت ملک احسان الٰہی قوم اعوان پیشہ خانہ داری عمر 29 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن نیو ملتان بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 04-6-15 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔1۔ طلائی زیور اندازاً 10 گرام مالیتی -/7000 روپے۔اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اوراگراس کے بعدکوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامتہ رفعت احسان گواہ شد نمبر 1 ملک احسان الٰہی والد موصیہ گواہ شد نمبر 2 انیس احمد ندیم مربی سلسلہ وصیت نمبر 35203

ولادت

مکرمہ شبانہ نوید صاحبہ اور مکرم شیخ نوید احمد ظفر صاحب کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ 23 جنوری 2005ء کو بیٹی سے نوازا ہے۔نومولودہ کا نام مریم نوید تجویز ہوا ہے۔بچی محترم شیخ ظفر اقبال صاحب مرحوم واپڈا ٹاؤن لاہور کی پوتی اور حاجی محمد رفیق صاحب کیولری گراؤنڈ لاہور کینٹ کی نواسی ہے احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ بچی کو باعمر نیک بنائے اور والدین کیلئے قرۃ العین بنائے۔آمین

اطلاعات واعلانات

نکاح

مکرم محمد انور چیمہ صاحب طاہر ہومیو پیتھک ریسرچ انسٹیٹیوٹ ربوہ لکھتے ہیں کہ مورخہ 6فروری 2005ءکو بعد نماز ظہر بیت المبارک ربوہ میں میری بیٹی مکرمہ بشارت تسلیم صاحبہ کا نکاح مکرم راشد محمود صاحب معلم سلسلہ ابن مکرم چوہدری محمد اسحٰق صاحب آف چک نمبر 192 مراد ضلع بہاولپور کے ساتھ پینتیس ہزار روپے حق مہر پر مکرم حافظ مظفر احمد صاحب ایڈیشنل ناظر دعوت الی اللہ نے پڑھا۔ دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ دونوں خاندانوں کیلئے بابرکت فرمائے۔ آمین

درخواست دعا

محترم مہاشہ نصیر احمد صاحب ظفر ابن محترم مہاشہ محمد عمر صاحب آف ناربری لندن کے بیٹے کا پھیپھڑا پنکچر ہو جانے کی وجہ سے ان کا آپریشن تجویز ہوا ہے جو ایک دو روز میں متوقع ہے۔ احباب کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے اللہ تعالیٰ عزیز کو صحت کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے اور ہر قسم کی پیچیدگی سے محفوظ رکھے۔ آمین

سانحہ ارتحال

مکرم منشی مبشر احمد صاحب دارالرحمت وسطی ربوہ لکھتے ہیں۔ خاکسار کی اہلیہ مکرمہ صفیہ بیگم صاحبہ مورخہ 8فروری 2005ءکو بعمر 56 سال وفات پا گئیں۔ اگلے روز ان کا جنازہ بعد نماز فجر بیت نصرت میں پڑھا گیا اور قبرستان عام میں تدفین ہوئی۔ مرحومہ 12 سال سے بوجہ فالج چلنے پھرنے سے معذور تھیں لیکن بحالت فالج بستر پر نماز ادا کیا کرتیں، اور دل کھول کر مستحقین کی مدد کرتیں۔ آپ محترم محمد حفیظ صاحب درویش قادیان کی بیٹی اور محترم منشی عبداللہ خان صاحب کی بہو تھیں۔ احباب سے درخواست ہے کہ دعا کریں اللہ تعالیٰ مرحومہ کی مغفرت فرماتے ہوئے درجات بلند فرمائے۔

اعلان داخلہ

آرمی نے درج ذیل شعبوں میں کمیشن حاصل کرنے کا اعلان کیا ہے۔

(i) آرمی میڈیکل کور میں شارٹ سروس ریگولر کمیشن

(ii) آرمی ڈینٹل کور میں شارٹ سروس ریگولر کمیشن

(iii) ریماؤنٹ ویٹرنری اینڈ فارمز کور میں ڈائریکٹ شارٹ سروس کمیشن۔

(iv) مختلف شعبوں میں بطور سپیشلسٹ شارٹ سروس ریگولر کمیشن (اینستھیزیا، کارڈیالوجی، سائیکاٹری، گائناکالوجی (خانون)) اس سلسلہ میں رجسٹریشن 23 تا 25فروری 2005ءکو نیشنل ڈیٹا بیس اینڈ رجسٹریشن اتھارٹی (نادرا) کے مراکز میں ہوگی۔ مزید معلومات کیلئے روزنامہ جنگ مورخہ 14فروری 2005ء ملاحظہ کریں۔

(نظارت تعلیم)

ربوہ میں طلوع وغروب 22۔فروری 2005ء	
طلوع فجر	5:20
طلوع آفتاب	6:42
زوال آفتاب	12:22
وقت عصر	4:21
غروب آفتاب	6:03
وقت عشاء	7:24

رفیق دماغ
NASIR ناصر
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
Ph:04524-212434 Fax:213966

داخلہ نرسری کلاسز 2005
الصادق اکیڈمی ربوہ

الصادق اکیڈمی میں جونیئر وسینئر نرسری کلاسز کا داخلہ 24فروری 2005ء سے شروع ہوگا جو کہ سیٹس کے ختم ہوتے ہی بند کر دیا جائے گا۔ داخلہ فارم مین برانچ کے آفس سے دستیاب ہونگے داخلہ فارم کے ساتھ دو عدد تصدیق شدہ برتھ سرٹیفکیٹ منسلک کریں۔ جونیئر نرسری کلاس میں داخلہ کیلئے عمر 31 مارچ 2005ء تک اڑھائی سال تا ساڑھے تین سال اور سینئر نرسری کلاس کیلئے عمر ساڑھے تین سال تا ساڑھے چار سال ہونی چاہئے۔

مینیجر الصادق اکیڈمی ربوہ فون: 211637-21443

CPL 29